اختتامی بجٹ تقریر 2018-19

ڈاکٹر مفتاح اسماعیل

وفاقی وزیرِ خزانہ ، ریونیو و اقتصادی امور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ابتدائی کلمات

جناب سپیکر!

میں انتہائی شکر گزار ہوں ان معزز اراکین اسمبلی کا جنہوں نے مالی سال 19-2018 کی بجٹ تجاویز پر بھرپور طریقے سے بحث میں حصہ لیا۔ میں خاص طور پر اپوزیشن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے اپنے ابتدائی تحفظات کے باوجود بجٹ کی بحث میں مثبت کردار ادا کیا اور بجٹ تجاویز کو بہتر بنانے میں میری اور میری ٹیم کی رہنمائی کی۔ اس معزز ایوان کے اراکین عوامی خواہشات اور ضروریات کی بہتر ترجمانی کرنے کا نہ صرف حق رکھتے ہیں بلکہ حکومت کی مالیاتی، محصولاتی اور ترقیاتی پالیسیوں پر اراکین کی رائے ہمارے لئے قابل احترام ہے۔ کیونکہ

There is no taxation without representation.

جناب اسپیکر!

منتخب پارلیمان کا یہ فریضہ ہے کہ نیا مالی سال شروع ہونے سے پہلے آئندہ برس کی قومی ترجیحات کا تعین کرے۔ سالانہ بجٹ قانون سازی کے عمل کا اہم حصہ ہے۔ یہ اختیار صرف منتخب پارلیمان کو حاصل ہے۔ اسی لئے ہم نے یہ کام ایک عبوری انتظامیہ پر چھوڑنے کی بجائے عوام کے نمائندہ ایوان سے کروانے کا فیصلہ کیا۔

Here I also congratulate Sindh for presenting the budget for the next year.

Similarly I congratulate Cheif Minister Balochistan presenting the Budget for 2018-19.

میں میڈیا، سینئر تجزیہ کاروں ،معاشی ماہرین اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ماہرین کا بھی بہت شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بجٹ کے مثبت پہلوؤں کو سراہا اور اسے مزید بہتر بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ حکومت نے ان تجاویز پر کھلے دل سے غور کیا اور ان کی بنیاد پر مناسب تبدیلیاں بھی کیں۔ میں اس بات کا اعادہ کرنا چاہوں گا کہ ہماری حکومت کا مقصد عوام کی فلاح اور جمہوریت کی سربلندی کے سوا کچھ نہیں۔

جناب اسپیکر!

قومی اسمبلی کے علاوہ سینیٹ کے معزز اراکین نے بھی بجٹ تجاویز کا بھرپور طریقے سے جائزہ لیا اور انہیں بہتر بنانے کیلئے ہماری رہنمائی کی۔ میں سینٹ کے تمام معزز اراکین کا مشکور ہوں۔ خاص طور پر سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے پارٹی وابستگیوں سے بالاتر ہوکر بجٹ تجاویز کا کئی دنوں تک مسلسل جائزہ لیا اور اپنی گراں قدر سفارشات سینٹ سے منظوری کے بعد ہم تک پہنچائیں۔ ایوان بالا کی سفارشات ہمارے لئے بے حد قابل احترام ہیں۔یہاں پر میں خاص طور پر سینیٹ کے چیئرمین جناب صادق سنجرانی صاحب اورسینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کے چیئرمین جناب فاروق نائیک صاحب کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے بجٹ کے Process کو آگے بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔

ہمیں سینٹ کی طرف سے مجموعی طور پر 157 سفارشات موصول ہوئیں۔ ان میں سے 108 سفارشات کا تعلق وفاقی ترقیاتی پروگرام سے ہے۔ ہم نے یہ سفارشات ضروری کارروائی کیلئے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن کو ارسال کر دی ہیں۔ بقیہ 49 تجاویز جن کا تعلق وزارتِ خزانہ سے تھا اُن میں سے 42 تجاویز حکومت نے کلی یا جزوی طور پر منظور کر لی ہیں۔

قومی اسمبلی میں بجٹ تجاویز پر ہونے والی بحث میں اٹھائے گئے نکات

جناب اسپیکر!

قائدِ حزبِ اختلاف محترم خورشید شاہ صاحب، جناب اسد عمر، ڈاکٹر فاروق ستار، مولانا گوہر علی، خواجہ سہیل منصور، جناب لال چند، محترمہ عذرا پیچوہو، محترمہ آسیہ ناصر اور دیگر اراکین اسمبلی نے اپنی تقاریر میں کئی اہم نکات اٹھائے ہیں۔ میں چند نکات پر وضاحت پیش کرنا چاہوں گا۔

1۔ **کہا گیا کہ حکومت نے 184ارب روپے کے ٹیکس ریلیف کا کہہ کر 400 ارب کے بالواسطہ ٹیکس لگا دیئے ہیں۔**

حکومت نے اس بجٹ میں ہر شعبہ زندگی کو غیر معمولی Tax Relief دیا ہے جس کی مثال پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے اس چیز کا بھی خیال رکھا ہے کہ نئے ٹیکس لگانے سے اجتناب کیا جائے۔

جناب اسپیکر!

ایسا شاید تاریخ میں پہلی بار ہو رہا ہے کہ حکومت نے عوام پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کیا ہے جبکہ حزب اختلاف ٹیکسوں میں اضافے کی بات کہہ رہی ہے۔

2۔ کہا گیا کہ پٹرول اورڈیزل پر 30 ارب روپے کا اضافی ٹیکس لگایا گیا ہے۔

میں اس بات کی بارہا وضاحت کر چکا ہوں کہ حکومت نے نہ تو کوئی ایسا ٹیکس لگایا ہے اور نہ ہی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ پٹرولیم لیوی کی Upper Limit میں ردوبدل محض ایک قانونی تقاضا تھا جس کی وجہ سے پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں کسی اضافے کا اندیشہ نہیں ہے۔

3۔ یہ بھی کہا گیا کہ بجٹ میں غریبوں کے لیے کچھ بھی نہیں رکھا گیا۔

یہ تاثر مکمل طور پر غلط ہے۔میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں صرف 40 ارب روپے دیے جا رہے تھے جبکہ ہماری حکومت نے اس میں 3 گنا اضافہ کر دیا ہے۔ 2013 میں پاکستان بیت المال کا بجٹ صرف 2 ارب روپے تھا۔ ہماری حکومت نے ہر سال اس میں خاطر خواہ اضافہ کیا اور موجودہ مالی سال میں پاکستان بیت المال کا بجٹ 6 ارب روپے ہے۔ اگلے مالی سال کے لیے 10 ارب روپے مختص کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے علاوہ بجلی پر جاری سبسڈی کی مد میں اضافہ کر کے 150 ارب روپے مختص کر دیے گئے ہیں۔

4۔ کہا گیا کہ Middle Class پر ٹیکسوں کا بوجھ لادا جا رہا ہے جبکہ امیروں سے ٹیکس نہیں لیا جاتا۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ حکومت نے کم آمدنی والے طبقات کو اتنا بڑا ٹیکس ریلیف

دیا ہے کہ جس کی پاکستان کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ حکومت کے اس اقدام سے کم آمدن والے افراد اپنی اضافی آمدن کو بچوں کی تعلیم، صحت، بہتر خوراک اور دیگر گھریلو ضروریات کیلئے استعمال کر سکیں گے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ٹیکس اصلاحات سے قبل 80 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ لینے والے کو 63,500 روپے ٹیکس ادا کرنا پڑتا تھا۔ ٹیکس اصلاحات کے بعد ٹیکس ادائیگی کا بوجھ کم ہوکر Zero ہو گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص ڈیڑھ لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ لے رہا تھا اس کا ٹیکس 204,500 سے کم ہوکر 30,000 روپے رہ گیا ہے اور جو شخص 3لاکھ روپے ماہانہ کی تنخواہ لے رہا تھا اس کا ٹیکس 619,500 سے کم ہوکر 180,000روپے رہ گیا ہے۔

5۔ کہا گیا کہ موجودہ حکومت کے دور اقتدار میں برآمدات میں کمی ہوئی ہے اور درآمدات میں غیرمعمولی اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں پاکستان کی برآمدات جمود کا شکار رہی ہیں جس کی بڑی وجہ عالمی منڈیوں میں کساد بازاری اور مقامی طور پر بجلی کا بحران اور داخلی سلامتی کی صورتحال تھیں۔ حکومت نے ہنگامی بنیادوں پر توانائی اور سلامتی کی صورتحال کو بہتر بنایا۔ اس کے علاوہ حکومت نے ایکسپورٹ پیکیج سے برآمدکنندگان کی مشکلات کا بروقت ازالہ کیا۔ جس کی بنا پر موجودہ مالی سال میں پھر سے برآمدات تیزی سے بڑھنا شروع ہو گئی ہیں۔ Exchange Rate Adjustment کی وجہ سے بھی برآمدات پر بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ مارچ کے مہینے میں برآمدات میں 24 فیصد اضافہ جبکہ اپریل میں یہ اضافہ 18 فیصد ہے۔ درآمدات میں اضافے کی بڑی وجہ تیز تر معاشی ترقی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مشینری اور پٹرولیم مصنوعات کی امپورٹ میں اضافہ تھا۔ تاہم درآمدات کے اضافے کی رفتار میں خاصی کمی واقع ہو چکی ہے۔ اپریل کے مہینے میں درآمدات میں صرف 2 فیصد اضافہ ہوا۔

6۔ یہ بھی کہا گیا کہ زرِ مبادلہ کے ذخائر کم ہو رہے ہیں۔

جناب اسپیکر!

آپ کو یاد ہوگا کہ 2013 میں اسٹیٹ بنک کے ذخائر 6.3 ارب ڈالر کی حد تک گر چکے تھے۔ ہماری حکومت کی کوششوں سے یہ ذخائر 2016 میں بڑھ کر 19.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ تاہم معاشی ترقی کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ہماری پیداواری درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا جس کی وجہ سے ہمارے ذخائر پر دباؤ بڑھا۔ Exchange Rate Adjustment کے بعد یہ دباؤ کافی حد تک کم ہو چکا ہے۔اس وقت اسٹیٹ بنک کے Reserve تقریباً 11 ارب ڈالر کی سطح پر ہیں۔ حکومت یہ توقع رکھتی ہے کہ آنے والے دنوں میں ان ذخائر کو مناسب سطح پر برقرار رکھا جائے گا۔ اس کیلئے مناسب اقدامات کر لئے گئے ہیں۔

7۔ یہ بھی کہا گیا کہ ترقیاتی پروگرام میں عوامی اور صوبائی ضروریات کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا۔

ہماری حکومت نے 5 سال کے عرصہ میں ترقیاتی اخراجات میں 300 فیصد اضافہ کیا جوکہ اپنی جگہ ایک ریکارڈ ہے۔ پچھلے پانچ برس میں بغیر کسی تفریق کے پاکستان کے تمام علاقوں میں توانائی اور مواصلات کے منصوبے شروع کئے گئے تاکہ عوام کو معاشی ترقی کے فوائد یکساں طور پر حاصل ہو سکیں۔ ہماری یہ کوشش رہی ہے کہ کم ترقی یافتہ علاقوں جیسا کہ بلوچستان ، جنوبی پنجاب، جنوبی KPK ، اندرون سندھ اور فاٹا میں ترجیحی بنیادوں پر ترقیاتی منصوبے شروع کئے جائیں۔ بڑے شہروں میں بہترین سفری سہولیات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہم اپنے اگلے دور حکومت میں ترقیاتی اخراجات میں اضافے کی یہ رفتار برقرار رکھیں گے۔ یہ ہمارے لیڈر میاں نواز شریف کا Vision ہے اور قوم سے

وعدہ ہے۔

8۔ یہ کہا گیا کہ موجودہ حکومت بجلی کے بحران پر قابو پانے میں کامیاب نہیں ہوئی۔

جناب اسپیکر!

قوم کو یاد ہو گا کہ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو ملک توانائی کے شدید بحران سے دوچار تھا۔ معیشت کا پہیہ جام ہو چکا تھا اور شہروں اور دیہات میں 16 سے 18 گھنٹے لوڈ شیڈنگ عام معمول تھا۔

ہمیں یاد ہے ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

ہم نے پانچ سال کے عرصہ میں بجلی کی طلب اور رسد کے فرق پر بڑی حد تک قابو پا لیا ہے۔ ہم نے پانچ سالوں میں تقریباً 12,230 میگا واٹ بجلی کا اضافہ کیا ہے۔ہم نے آتے ہی گردشی قرضوں کے معاملے کا تدارک کیا۔ جس کی وجہ سے بجلی کی لوڈ شیڈنگ میں خاطر خواہ کمی ہوئی۔

بجلی کے شعبے میں ایک بنیادی خرابی یہ ہے کہ جتنی بجلی استعمال ہوتی ہے اتنا بل وصول نہیں ہوتا۔ لہٰذا جتنی زیادہ بجلی خرچ ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ گردشی قرضہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ ہماری حکومت نے قرضہ مناسب سطح پر رکھنے کیلئے حال ہی میں مناسب اقدامات اٹھائے ہیں۔ آنے والے دو ہفتوں میں مزید اقدامات کیے جا رہے ہیں تاکہ قرضوں کو مزید کم سطح پر لایا جائے اور عوام کو موسم گرما میں بجلی کی بندش کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہم صوبائی حکومتوں سے اپیل کریں گے کہ وہ بلوں کی ادائیگی اور بجلی چوری کی روک تھام میں وفاقی حکومت کے محکموں سے مکمل تعاون کریں۔

9۔ حکومتی قرضہ (Public Debt)

کئی معزز اراکین نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کے دور میں قرضوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا

ہے۔ میں حقائق اور اعداد وشمار کی بنیاد پر بتانا چاہوں گا کہ موجودہ حکومت کے دور (2013 تا 2018) میں Public Debt میں مجموعی اضافہ 6.1 فیصد ہوا جبکہ Net Public Debt میں مجموعی اضافہ 4.7 فیصد رہا۔ گزشتہ حکومت (2008 تا 2013) کے دور میں Public Debt میں مجموعی اضافہ 6.4 فیصد اور Net Public Debt میں مجموعی اضافہ 7.1 فیصد رہا۔ یہ بات درست ہے کہ قرضوں میں کسی حد تک اضافہ ہوا لیکن ہم نے یہ قرضے بجلی کا بحران حل کرنے، سڑکوں کا جال بچھانے اور معیشت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے میں خرچ کیے۔ ان اخراجات کے ثمرات آنا شروع ہو چکے ہیں۔ اس سال ہماری ترقی کی شرح گزشتہ 13 سالوں میں تیز ترین سطح پر رہی۔

10۔ قومی مالیاتی ایوارڈNFC

جناب اسپیکر!

کئی معزز اراکین اسمبلی نے اس بات کا اظہار کیا کہ NFC ایوارڈ میں تاخیر کی وجہ سے یہ بجٹ آئین اور قانون کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہوں گا کہ قومی مالیاتی کمیشن کا قیام اور قومی مالیاتی ایوارڈ دو مختلف چیزیں ہیں۔ ہر پانچ سال کے بعد قومی مالیاتی کمیشن کا قیام ایک آئینی تقاضا ہے۔ موجودہ حکومت نے یہ آئینی تقاضا اپریل 2015 میں بروقت پورا کر دیا۔ 1973 سے آج تک 9 قومی مالیاتی کمیشن تشکیل دیئے گئے۔

بعض معزز اراکین نے یہ نقطہ اٹھایا کہ NFC ایوارڈ محض پانچ سال کے لیے لاگو ہوتا ہے۔ یہ تاثر آئین اور قانون کے حوالے سے درست نہیں ہے۔ پرانا NFC ایوارڈ اُس وقت تک نافذ العمل رہتا ہے جب تک کہ نئے ایوارڈ کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ میں یہ بات ایوان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلا

مالیاتی کمیشن ایوارڈ 16 برس اور پانچواں ایوارڈ 14 برس تک نافذالعمل رہا۔ موجودہ ایوارڈ(ساتواں ایوارڈ) جولائی2010 سے نافذالعمل ہے۔

موجودہ حکومت نے آئینی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے 9واں قومی مالیاتی کمیشن 24 اپریل 2015 کو قائم کیا اور اس کے فوراً بعد 28 اپریل 2015 کو اس کا پہلا اجلاس منعقد کیا۔ کمیشن کے اب تک 3 اجلاس ہو چکے ہیں۔ وزیراعظم پاکستان کی ہدایات کی روشنی میں وزارت خزانہ نے تمام صوبائی حکومتوں کے ساتھ مل کر اگلے اجلاس کے جلد از جلد انعقاد کی کوشش کی۔ تاہم تین صوبائی حکومتوں کی سفارش پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ NFC کا اگلا اجلاس اس وقت تک موخر رکھا جائے جب تک مردم شماری 2017 کے حتمی نتائج جاری نہیں ہو جاتے۔ کیونکہ صوبوں کے درمیان مالیاتی وسائل کی تقسیم کی سب سے بڑی بنیاد آبادی کا تناسب ہے۔

ترامیم

جناب اسپیکر!

معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے موصول شدہ تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ماہرین کی آراء کی روشنی میں ہم نے بجٹ تجاویز میں چند ترامیم کا فیصلہ کیا۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ معزز ایوان ان ترامیم کو وسیع تر قومی مفاد میں منظور کرے گا۔

نیا ایکسپورٹ پیکیج

میں یہ یاد دلانا چاہوں گا کہ برآمدی شعبے کی مشکلات کو دیکھتے ہوئے میاں نواز شریف نے جنوری 2017 میں ایک ایکسپورٹ پیکیج کا اعلان کیا تھا۔ یہ پیکیج 30 جون 2018ء کوختم ہو جائے گا۔اگرچہ روپے کی قدر میں حالیہ 10 فیصد کمی کے بعد برآمدی شعبے کی مسابقت میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے اور کسی Rebate کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ تاہم برآمدات میں مزید اضافہ کرنے کے لیے اور اس ایوان کے پرزور اصرار پر وزیراعظم شاہد خاقان عباسی کی خصوصی ہدایت پر ہم ایک نیا ایکسپورٹ پیکیج مرتب کر رہے ہیں جس کا اعلان اگلے چند دنوں میں کر دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے بجٹ میں 24 ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے اور ضرورت پڑنے پر اس میں اضافہ بھی کیا جائے گا۔

وزیراعظم کا پیکیج برائے IT سیکٹر

-1 IT اور IT سے منسلک خدمات کی برآمد پر حکومت Cash Awards دے گی۔

-2 IT اور IT سے منسلک خدمات کی برآمد پر حاصل ٹیکس چھوٹ کو 2025 تک بڑھایا جا رہا ہے۔

-3 وفاقی دارالحکومت میں IT اور IT سے منسلک خدمات پر سیلز ٹیکس کی شرح کم کرکے 5 فیصد کی جارہی ہے۔ وفاقی

حکومت نے صوبائی حکومتوں کو بھی سیلز ٹیکس کم کرنے کی تجویز دی ہے۔

-4 وفاقی حکومت اور اسٹیٹ بنک آف پاکستان IT اور IT سے منسلک خدمات کیلئے LTFF کے تحت 5 فیصد کی شرح سے قرض کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔

-5 Tech Economic Zones اور IT PARKS کو مراعات دینے کیلئے نئی قانون سازی کی جائے گی۔

زرعی پیداوار میں اضافے کے اقدامات

حکومت نے زراعت اور کسانوں کی ترقی کے لیے پچھلے پانچ سال میں بہت سے اقدامات کیے جن کی بنا پر موجودہ سال زرعی پیداوار میں اضافے کی شرح 3.8 فیصد کی ریکارڈ سطح پر آ گئی۔ ہم نے نئے مالی سال کے بجٹ میں مزید اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ نئے بجٹ میں تمام کھادوں پر Sales Tax کی شرح کم کر کے 2 فیصد کر دی گئی ہے۔

زمینوں کی زرخیزی بڑھانے میں جپسم کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ پاکستان کے کئی علاقوں میں جپسم کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ تاہم اسے زرعی زمینوں کے لیے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے اور اس کی کثیر مقدار ہمسایہ ممالک میں کوڑیوں کے بھاؤ برآمد کر دی جاتی ہے۔ اس لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ صوبائی حکومتوں کے تعاون سے کھیتوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا۔ کھیتوں میں جپسم کی کمی کو پورا کرنے کے لیے حکومت ایک نئی اسکیم متعارف کروا رہی ہے جس کا ایک تہائی خرچہ کسان، ایک تہائی خرچہ وفاقی حکومت اور ایک تہائی خرچہ صوبائی حکومت فراہم کرے گی۔ یہ اسکیم صرف 12.5 ایکڑ تک کے چھوٹے کسانوں کے لیے ہے اور سبسڈی کی انتہائی حد 2000 روپے فی ایکڑ ہے۔

اس کے علاوہ جپسم کی Export پر 20 فیصد کسٹم ڈیوٹی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے تا کہ اس کی برآمد

کی بجائے مقامی استعمال کو فروغ دیا جائے۔

اس کے علاوہ کسانوں کو سہولت دینے کے لیے بجلی کے پرانے واجب الادا بلوں پر ادائیگی مزید ایک سال کے لیے موخر کی جا رہی ہے۔ اور بلوں پر کسان بھائیوں کے اعتراضات کو دور کرنے کے لیے ان کا آڈٹ بھی کرایا جا رہا ہے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ جو کاشتکار بھائی اپنے بجلی کے سابقہ بقایا جات جولائی سے ستمبر کے دوران ادا کریں گے اُن کو اُن کے بقایاجات میں 25 فیصد چھوٹ دے دی جائے گی۔

سرکاری ملازمین کے لیے سہولت

جناب اسپیکر!

بہت سے معزز اراکین نے کم تنخواہ دار ملازمین (گریڈ 1 تا 16) کے مسائل کی نشاندہی کی ہے۔اس مشکل کو آسان کرنے کے لیے دفتروں میں دیر تک کام کرنے والے گریڈ 1 سے 16 تک ملازمین کو Conveyence چارجز میں 50 فیصد اضافہ کیا جا رہا ہے۔

ٹیکس اقدامات

جناب اسپیکر!

1۔ ہم نے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے معزز اراکین کی طرف سے موصول شدہ تجاویز کی روشنی میں ٹیکس تجاویز 19-2018 میں کچھ تبدیلیوں کا فیصلہ کیا ہے جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

جناب اسپیکر!

2۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہماری حکومت نے انکم ٹیکس کے rates میں کمی کا اعلان کیا ہے۔ اس

سلسلے میں انفرادی ,AOP اور کمپنی کے ٹیکس ریٹس میں کمی کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں Small Companies کے موجودہ ریٹ میں بھی کمی کی تجویز ہے۔ اس وقت Small Company کا ریٹ 25% ہے جسے کم کر کے پانچ سال میں 20% تک لایا جائے گا۔

یوں ہر سال ٹیکس میں ایک فیصد بتدریج کمی کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

3۔ ہماری حکومت کی یہ ترجیح رہی ہے کہ کم آمدن والے طبقے کو زندگی کی بنیادی سہولیات فراہم کی جائیں جن میں سے ایک اہم بنیادی سہولت رہنے کیلئے اپنا مکان ہے۔اس مقصد کو ممکن بنانے کیلئے ہماری حکومت نے کم لاگت کے رہائشی منصوبوں کو فروغ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک اہم قدم ایسے builders کے انکم ٹیکس میں 50% کی چھوٹ کی تجویز ہے جو کم آمدنی والے طبقے کیلئے 25 لاکھ روپے لاگت تک کے رہائشی یونٹ تعمیر کریں گے۔

جناب اسپیکر!

4۔ ہماری حکومت نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کیلئے پاکستان میں سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لئے مختلف اقدامات کئے ہیں۔ مجوزہ قانون میں جائیداد کی خریدوفروخت کیلئے filer ہونے کی شرط رکھی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ایسے پاکستانیوں کے لئے انکم ٹیکس کا ایک آسان فارم متعارف کرایا جارہا ہے جس کو کم ازکم وقت میں باآسانی کہیں سے بھی e-file کیا جاسکے گا۔

5۔ حکومت نے امپورٹ پر کمرشل امپورٹر کے ٹیکس کو Minimum کرنے کی تجویز دی ہے۔ اس سلسلے

میں کمرشل امپورٹرز کو یہ سہولت دی جا رہی ہے کہ امپورٹر پر 6% ٹیکس کی کٹوتی تو ہو گی لیکن اس میں سے صرف 5% Minimum ٹیکس ہو گا۔ اس طرح جن امپورٹرز کا منافع کم ہو گا اُن کے لیے ٹیکس میں بھی کمی ہو گی۔

جناب اسپیکر!

6۔ اس وقت LNG کی امپورٹ پر 6% ٹیکس کی شرح ہے جبکہ حکومت کے نامزد LNG امپورٹر کیلئے یہ ٹیکس 1 فیصد ہے۔ حکومت یہ تجویز دے رہی ہے کہ تمام امپورٹرز کے لیے LNG کی امپورٹ پر ٹیکس کی شرح یکساں 1% کر دی جائے۔

7۔ انکم ٹیکس Filers کی تعداد میں اضافے اور Non-Filers کی حوصلہ شکنی کے لیے حکومت نے یہ تجویز دی ہے کہ Non-Filers پر جائیداد /پلاٹ کی خریدوفروخت پر ممانعت رکھی جائے ۔ تاہم اس پابندی سے استثنیٰ کی حد40 لاکھ سے بڑھا کر 50 لاکھ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

8۔ سینیٹ کی تجاویز کی روشنی میں تمام ٹیکس قوانین میں Alternative Dispute Resolution (ADR) کے نظام میں چند اہم تبدیلیاں کرنے کی تجویز ہے تاکہ اس نظام کو مزید مضبوط اور مؤثر بنایا جاسکے۔

9۔ سینیٹ کی تجاویز کی روشنی میں فشریز (FISHERIES) کے فروغ کے لئے FISH BABIES /SEEDLINGS پر سیلز ٹیکس کی شرح کو کم کرکے پانچ فیصد کیا جا رہا ہے۔

جناب اسپیکر!

10۔ سینیٹ کی تجاویز کی روشنی میں اندرون ملک Long Routes پر فضائی سفر پر عائد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح -/2500 روپے فی ٹکٹ سے کم کرکے -/2000 روپے مقرر کرنے کی تجویز ہے۔

11۔ مقامی ماچس انڈسٹری کی سہولت کے لئے ماچس سازی کی صنعت کو سیلز ٹیکس سے استثنٰی دینے کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

12۔ GROWTH STUNTING کے تدارک کے لئے MICRO-FEEDER پر کسٹم ڈیوٹی سے چھوٹ کی تجویز بجٹ مالی سال19-2018 میں دی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ اب یہ تجویز ہے کہ MICRO FEEDER کو سیلز ٹیکس سے بھی استثنٰی دیا جائے۔

جناب اسپیکر!

13۔ بجٹ تقریر میں ہر قسم کی کھادوں پر سیلز ٹیکس کی یکساں شرح یعنی 2% کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس کمی کے تناظر میں POTASSIC FERTILIZERS کے اہم جزو ROCK PHOSPHATE پر سیلز ٹیکس کی شرح کو 17% سے کم کرکے 10% کرنے کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

14۔ حکومت نے بجٹ تجاویز 19-2018 میں LNG کی امپورٹ پر سیلز ٹیکس کی شرح 17% سے کم کرکے 12% کرنے کی تجویز دی ہے۔ تاہم یہ سہولت صرف پاکستان اسٹیٹ آئل اور Pakistan LNG Limited کیلئے تجویز کی گئی ہے۔ اب یہ سہولت تمام LNG/RLNG امپورٹرز کو مہیا کرنے کی تجویز ہے۔

جناب اسپیکر!

15۔ فش Fillet کی مقامی صنعت کو فروغ دینے کیلئے سینیٹ کی سفارش پر درآمدی فش Fillet پر کسٹمز ڈیوٹی 11% سے بڑھا کر 20% کی جارہی ہے۔

16۔ کسٹمز ڈیوٹی کے ریفنڈ دینے کی کوئی مدت متعین نہ تھی۔ اس کی حد کو 120 دن مقرر کیا جارہاہے۔

جناب اسپیکر!

ہم نے بجٹ 19-2018 میں یہ مجوزہ تبدیلیاں مختلف طبقہ فکر کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ تبدیلیاں ملکی معیشت کے استحکام میں ایک مثبت کردار ادا کریں گی۔ ہم یہ بھی توقع رکھتے ہیں کہ ان اقدامات سے ملک میں کاروباری سرگرمیوں کو فروغ ملے گا اور لوگوں کو روزگار کے زیادہ مواقع میسر آئیں گے۔

اختتامی کلمات

جناب اسپیکر!

ہم شکرگزار ہیں اللہ تعالیٰ کے اور اپنی قوم کے کہ جس نے ہمیں پانچ سال خدمت کا موقع دیا۔ ہم نے اپنے قائد میاں نواز شریف کی قیادت میں صدقِ دل سے حکومت کے وسائل کو عوام کی فلاح و بہبود کے لیے خرچ کیا۔ انتہائی مشکلات کے باوجود آج پاکستان کی معیشت مضبوط اور مستحکم ہے اور پچھلے 13 سال کی بلند ترین شرحِ نمو حاصل کر چکی ہے۔ ہمیں اس بات کا ادراک ہے کہ ابھی بہت سی منزلیں طے کرنا باقی ہے۔

عوام نے موقع دیا تو انشاء اللہ آئندہ ہم وہ بھی کر دکھائیں گے۔

آخر میں مَیں ایک بار پھر دونوں ایوانوں کے معزز اراکین کا شکرگزار ہوں جنہوں نے بجٹ پر بحث میں حصہ لیا اور ہمیں اپنے قیمتی مشوروں اور آراء سے نوازا۔ میں بالخصوص سپیکر نیشنل اسمبلی جناب سردار ایاز صادق کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے انتہائی فہم و فراست سے بجٹ کی کاروائی کا اہتمام کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد